آسان
اُصولِ فقہ

تالیف

مولانا مفتی ندیم اقبال

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے
FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں
اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی
☎ : 32631839,32620178

E-mail : azadpublishers@gmail.com

website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

AZAD PUBLISHERS

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ----- اصول فقہ

تالیف ----- مولانا مفتی ندیم اقبال

کتاب ڈیزائننگ۔۔ سید سمیر حسین

ٹائیٹل ڈیزائننگ۔۔ محمد راحیل عطاری

ناشر ------ آزاد پبلشرز 56 اردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

AZAD PUBLISHERS

تقریظ

استاذ العلماء صدرا لفضلاء جامع المعقول والمنقول

شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رضوی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

کتاب اصول فقہ" تالیف مولانا مفتی ندیم اقبال" کتاب مذکورہ کو میں نے از ابتداء تا انتہاء سرسری طور پر مطالعہ کیا ہے۔میری معلومات کے مطابق اصول فقہ کے قواعد اور تمام اقسام کی تعریفات درست ہیں۔اور چند عربی کتب کا اُردو میں خلاصہ ہے۔ابتدائی طالب علم کیلئے یہ ایک بہت مفید کتاب ہے۔اس کی عبارت نہایت سلیس ہے اُردو داں کو اس کتاب کے مطالعہ سے بہت کچھ فائدہ ہوگا۔ عربی کتب اُصول فقہ کے پڑھنے سے پہلے اسکا مطالعہ مُفید ہوگا۔بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اس کتاب کو مقبول عام وخاص بنائے۔

فقط:۔

محمد اسماعیل رضوی

علامہ محمد اسماعیل رضوی

شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ، کراچی

﴿......☆ یاد رکھنے کی باتیں ☆......﴾

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ .(اَلْحَدِیْثُ)

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ.(اَلْحَدِیْثُ)

1:۔عمل میں اخلاص پیدا کیجئے کہ بغیر اخلاص کے عمل اس پھل کی مانند ہے جس میں مٹھاس نہ ہو۔

2:۔خود اعتمادی پیدا کیجئے کہ تمام کامیابیوں کا انحصار خود اعتمادی پر ہے۔

3:۔اپنی انتھک محنت و کوشش اور جدو جہد سے گمنامی کے فرش سے ناموری کے عرش تک پہنچئے۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں بنا

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	اصول فقہ کی تعریف	09
02	اصول فقہ کا موضوع	10
03	اصول فقہ کی غرض وغایت	11
04	علم اصول فقہ کی تعریف	11
05	اصول فقہ کی اضافی تعریف	12
06	فقہ کی تعریف	12
07	اصول فقہ کی لقبی تعریف	12
08	اصول فقہ اور فقہ کے درمیان فرق	13
09	تخصیص جنس	14
10	خاص کا حکم	14
11	عام کی تعریف	15
12	عام کی دو قسمیں ہیں	15
13	ظاہر کی تعریف	17
14	نص کی تعریف	17
15	ظاہر و نص کا حکم	18
16	ظاہر اور نص میں فرق	18
17	مفسر کی تعریف	19
18	محکم کی تعریف	20
19	مفسر اور محکم میں فرق	20
20	مفسر اور محکم کا حکم	20
21	حقیقت کی تعریف	21

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
22	مجاز کی تعریف	22
23	حقیقت ومجاز کا حکم	23
23	کنایہ کی تعریف	24
23	کنایہ کا حکم	25
23	سنت کی اہمیت اور افادیت	26
25	کتاب وسنت کے درمیان تعلق	27
25	سنت قرآن کی تفسیر ہے	28
26	قرآن کی تعریف وحجیت	29
28	اسلامی فقہ کے اصول	30
29	اجماع کی اصطلاحی تعریف	31
29	اجماع صریح اور اجماع سکوتی میں فرق	32
29	اجماع کی شرائط	33
30	علمی حیثیت سے	34
32	اجماع کی دلیل اور سند	35
33	اجماع کی مثالیں	36
34	قیاس کی اصطلاحی تعریف	37
34	قیاس کا رکن اور اس کی تشریح	38
36	قیاس شرعی کی شرائط	39
39	عہد رسالت مآب ﷺ میں قیاس، بحیثیت ماخذ	40
41	استحسان کے معنی	41
42	استحسان کی حجیت پر احناف کے دلائل	42
44	مصالح مرسلہ سے مراد	43
46	عرف ورواج کی تعریف	44

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
45	فقہاء کے نزدیک عرف کا مقام	46
46	عرف کی اقسام	47
47	عرف خاص کی تعریف	47
48	عرف عام کی تعریف	47
49	عرف کے اعتبار کرنے کی تفصیل	47
50	عرف ورواج کی چند اور صورتیں	48
51	عزیمت کی تعریف	49
52	رخصت کی تعریف	49
53	فرض کی تعریف	51
54	فرض عین کی تعریف	51
55	فرض کفایہ کی تعریف	51
56	واجب کی تعریف	51
57	سنت کی تعریف	52
58	نفل کی تعریف	52
59	حرام کی تعریف	52
60	مکروہ تحریمی کی تعریف	53
61	مکروہ تنزیہی کی تعریف	53
62	شرعی احکام کا نقشہ	53
63	**مجتہد کے اوصاف**	55
64	مجتہد کے اوصاف لازمہ	58
65	مجتہد کا کام حقیقت کی تلاش ہے	59
66	علمائے شریعت کے طبقات	60
67	اجتہاد اور تحقیق کا مفہوم	63

﴿اصول فقہ﴾ (Origin of legal knowledge)

سوال نمبر ۱: اصول فقہ کی تعریف بیان کریں؟ نیز یہ بتائیں کہ حد اضافی اور حد لقبی سے کیا مراد ہے؟ نیز اصول فقہ کی غرض وغایت اور موضوع (Object) تحریر کریں؟

جواب: اصول فقہ کی دو تعریفیں بیان کی جاتی ہیں (۱) حد اضافی (۲) حد لقبی۔

وضاحت: حد اضافی کا مطلب یہ ہے کہ مضاف یعنی اصول کی علیحدہ تعریف کی جائے اور مضاف الیہ یعنی فقہ کی علیحدہ تعریف کی جائے اور حد لقبی کا معنی یہ ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کے مجموعے (Collection) یعنی اصول فقہ کی ایک ہی تعریف کی جائے۔

(۱) اصول فقہ کی حد اضافی۔

اصول، اصل کی جمع ہے جیسے فروع، فرع کی جمع ہے، اور قبور، قبر کی جمع ہے اور اصل کا لفظ مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اصل وہ ہے جس پر دوسری چیز مبنی اور قائم ہو جیسے چھت کیلئے دیوار اصل ہوتی ہے اور بیٹے کیلئے باپ اصل ہوتا ہے۔

فقہ احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کو کہتے ہیں جو احکام کے ادلۂ تفصیلیہ (Evidences of detailed statment) سے حاصل ہو۔

نوٹ: جن احکام کا تعلق عمل سے ہوتا ہے انہیں احکام فرعی کہتے ہیں اور جن کا تعلق اعتقاد (Belief) سے ہوتا ہے، انکو احکام اصلی کہتے ہیں۔

(۲) اصول فقہ کی حد لقبی۔

اصول فقہ ایسے قواعد (Rules) کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ فقہ تک پہنچنا ممکن ہو یعنی جن قواعد (Rules) کے ذریعہ فقہ کا علم ہوتا ہو ان قواعد کے جاننے کا نام اصول فقہ ہے۔

اصول فقہ کا موضوع۔

اصول فقہ کے موضوع کے بارے میں علمائے اصولیین کے تین اقوال ہیں۔

(1) دلائل (2) احکام (3) دلائل اور احکام کا مجموعہ، اور یہ تیسرا قول ہی پسندیدہ ہے یعنی اصول فقہ کا موضوع دلائل اور احکام دونوں کا مجموعہ ہے۔

اعتراض(Objection)۔ جب اصول فقہ کا موضوع دلائل اور احکام کا مجموعہ ہے تو موضوع میں تعدد(multiply) ہو گیا یعنی اصول فقہ کے دو موضوع ہو گئے ایک تو دلائل اور دوسرے احکام اور یہ بات مسلّم(accepted) ہے کہ تعدد موضوع، تعدد فن (Art) پر دلالت کرتا ہے یعنی جب موضوع دو ہیں تو اصول فقہ دو علم اور دو فن ہو نگے حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اصول فقہ ایک ہی علم و فن کا نام ہے۔

جواب: تعدد موضوع، تعدد علم پر اس وقت دلالت کرتا ہے جبکہ دونوں موضوع کے درمیان ذات کے اعتبار سے تغایر (to be different) ہو حالانکہ یہاں دلائل و احکام کے درمیان ذات کے اعتبار سے اتحاد ہے اگرچہ فرق(difference) اعتباری ہے نیز ان دونوں کے درمیان ذات کے اعتبار سے اتحاد اس طور پر ہے کہ یہاں موضوع میں اثبات ملحوظ ہے اور اثبات مصدر ہے اور مصدر کبھی فاعل(subject) کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی مفعول(object) کے معنی میں ہوتا ہے لہذا دلائل کے اعتبار سے اثبات، مثبت یعنی فاعل کے معنی میں ہے اور احکام کے اعتبار سے مثبت یعنی مفعول کے معنی میں ہے خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ دلائل ثابت کرنے والے ہیں اور احکام کو ثابت کیا جاتا ہے لہذا اثبات دلائل اور احکام دونوں سے معلوم ہوا لیکن فرق(Difference) صرف

اتنا ہے کہ لفظ اثبات دلائل کی طرف فاعل کے معنی میں ہو کر مضاف ہے اور احکام کی طرف مفعول کے معنی میں ہو کر مضاف ہے بہر حال جب اثبات دونوں میں ملحوظ ہے تو دونوں بالذات متحد ہوئے اگرچہ اعتباری فرق ہے اور جب دلائل واحکام دونوں بالذات متحد ہیں تو تعدد موضوع لازم نہیں آئے گا اور جب موضوع کا متعدد ہونا لازم نہیں آیا تو علم کا متعدد ہونا بھی لازم نہیں آئے گا حاصل یہ ہوا کہ اصول فقہ کا موضوع دلائل اور احکام کا مجموعہ (Combination) ہے یعنی اصول فقہ میں ان دونوں سے بحث کی جاتی ہے لیکن دلائل میں اس حیثیت سے بحث (Discussion) ہوتی ہے کہ ان کے ذریعہ احکام کو ثابت (prove) کیا جاتا ہے اور احکام میں اس حیثیت سے بحث ہوتی ہے کہ احکام کو دلائل کے ذریعہ ثابت کیا جاتا ہے۔

اصول فقہ کی غرض وغایت:

احکام شرعیہ کو ادلہ تفصیلیہ (Evidences of detailed statment) سے اور استنباط مسائل کے قواعد سے معلوم کرنا اصول فقہ کی غرض وغایت ہے۔

سوال نمبر۲: علم اصول فقہ کی تعریف (Defination) کیجئے اور یہ بتایئے کہ علم اصول فقہ اور علم فقہ کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: علم اصول فقہ کی تعریف۔ (Defination)

علم اصول فقہ ان قواعد (Rules) کے جاننے کا نام ہے جن سے مکلّف (Responsible) بندوں کے افعال احکام شرعیہ کے مفصل دلائل کے ساتھ ثابت (Prove) کرنے کا طریقہ آجائے۔

تفصیل: علمائے کرام نے اصول فقہ کی تعریف دو طرح سے کی ہے (۱) اضافت کی بنیاد پر (۲) لقب کی بنیاد پر۔

اصول فقہ کی اضافی تعریف:

اصول فقہ مرکب اضافی ہے (اصول اور فقہ سے) اصول اصل کی جمع ہے اور اصل کے لغوی معنی ہیں ما یبنی علیه غیرہ (یعنی وہ شئی جس پر دوسری شئی کی بناء ہو) چاہے یہ بناء حسّی (Sensory) ہو جیسے دیوار کا اسکی بنیاد پر قائم کرنا یا عقلی (Intellectual) ہو جیسے دلیل پر حکم کی بناء اور قیام کرنا۔

فقہ (Jurisprudence) کی تعریف:

فقہ کے لغوی معنی ہیں سمجھ بوجھ (Understanding)۔ اور فخر الاسلام نے اپنی کتاب محصول میں فقہ کی لغوی تعریف یہ بیان کی ہے کہ:
متکلم کے کلام سے جو غرض ہے اسے سمجھنا: فقہ کے اصطلاحی معنی امام اعظم ابوحنیفہ نے مَعْرِفَةِ النَّفْسِ مَا لَهَا وَمَا عَلَيْهَا بیان فرمائے ہیں (نفس (Human_being) سے مراد جسم مع الروح ہے) اس تفصیل سے علم اصول فقہ کی مذکورہ تعریف حاصل ہوئی۔

اصول فقہ کی لقبی تعریف:

عِلْمُ أُصُوْلِ الْفِقْهِ عِلْمٌ بِالْقَوَاعِدِ الَّتِيْ يُتَوَصَّلُ بِهَا إِلَيْهِ عَلَى وَجْهِ التَّحْقِيْقِ یعنی اصول فقہ ایسے قواعد کلیہ کے جاننے کا نام ہے جنکے توسط سے فقہ کی طرف پہنچا جا سکے۔

مثال: جیسے پنج وقتہ نماز کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (نماز قائم کرو) اس خطاب سے نماز کا شرعی حکم اس وقت معلوم ہوگا جبکہ یہ معلوم ہو کہ اَقِيْمُوا صیغۂ امر ہے اور شریعت میں صیغہ امر کی حقیقت کیا ہے اصول فقہ میں آیات و احادیث میں وارد ہونے والے الفاظ کی اسی قسم کی حقیقت (Fact) اور کیفیات کو بیان کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبوی ﷺ سے احکام شرعیہ حاصل کرنے کا طریقہ (method) معلوم ہو جاتا ہے۔

اصول فقہ اور فقہ کے درمیان فرق:

فقہ، ملکہ (Talent) استنباط اور دینی بصیرت کا نام ہے جسکے ذریعہ احکامِ شریعت اسرارِ معرفت اور مسائلِ حکمت سے واقفیت ہوتی ہے نیز (نت نئے) فروعی مسائل کے استنباط اور ان کی باریکیوں کا علم ہوتا ہے اور جو شخص اس دینی بصیرت اور ملکۂ استنباط کا حامل ہوتا ہے وہ فقیہ (Jurist) کہلاتا ہے جبکہ اصولِ فقہ سے مراد ایسے کلی قواعد کا علم ہے جن کے ذریعہ دلائل کے ساتھ احکام فقہیہ کا استنباط ہوتا ہے۔

سوال نمبر۳: خاص (specific) اور عام (Comman) کی اصطلاحی تعریف لکھئے اور مثالوں سے وضاحت کیجئے؟

جواب: خاص (specific) کی تعریف:

خاص وہ لفظ ہے جو کسی معلوم و معیّن معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو یا کسی معلوم فرد یا شئی کا نام ہو۔ سہولت فہم کیلئے اسے تین قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) تخصیص فرد: کسی خاص فرد کا نام ہو جیسے زید، عمر، بکر، وغیرہ۔

(۲) تخصیص نوع: لفظ کسی خاص نوع یا قسم کو ظاہر کرے مثلاً انسان میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں تو ان میں سے کسی ایک قسم کو ظاہر کرے جیسے مرد۔

تخصیص جنس (Class): لفظ کسی خاص جنس کو ظاہر کرے مثلاً انسان اس میں مرد، عورت دونوں شامل ہیں لیکن دوسرے حیوانات سے یہ جنس علیحدہ (separate) ہے۔

خاص کا حکم: قرآنِ حکیم میں جو لفظ خاص ہو اس پر عمل کرنا بہر صورت واجب ہوتا ہے اور اگر بالفرض خبر واحد یا قیاس سے اس کا تعارض (conflict) واقع ہو جائے تو سب سے پہلے دونوں میں اس صورت سے تطبیق دی جائے کہ کتاب اللہ کے حکم میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو اور دونوں پر عمل ہو جائے بصورت دیگر کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا اور اس متعارض خبر واحد یا قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

مثال: قرآن کریم میں سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ مذکورہ بالا آیت میں فَرَضْنَا کا لفظ مہر (Dower) کی مقدار شرعی (Lawfully) کے معلوم ہونے میں خاص ہے لہٰذا اس پر عمل واجب ہوگا اور اس پر عمل اس بناء پر ترک نہیں ہوگا کہ یہ مالی لین دین ہے اور اس کو باقی لین دین کے معاملات پر قیاس (Guess) کرتے ہوئے زوجین کی رائے پر چھوڑ دیا جائے جیسا کہ امام شافعی کی رائے ہے احناف کے نزدیک مہر کی مقدار کم از کم دس درہم ہے جبکہ امام شافعی کے نزدیک ہر وہ چیز مہر میں مقرر کی جا سکتی ہے جو باقیمت ہو خواہ وہ ایک ہی درہم کیوں نہ ہو، امام شافعی مقدار مہر کو امور مالیہ پر قیاس کرتے ہیں کہ یہ ایک باہمی لین دین ہے اور شریعت اسلامی کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے اس اصول کی بنا پر احناف اور شوافع

میں مندرجہ ذیل مسائل میں اختلاف رونما ہوا ہے۔

(۱) امام شافعی کے نزدیک نکاح (Marriage) کرنے کے بجائے اگر کوئی شخص نفل عبادت (worship) کیلئے تجرد کی زندگی بسر کرے تو یہ نکاح کرنے سے افضل ہے کیونکہ ان کی رائے میں نکاح ایک مالی لین دین اور دنیاوی کاروبار (Business) ہے۔

(۲) امام شافعی کے نزدیک چونکہ نکاح ایک مالی لین دین ہے لہذا شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس طریقہ سے چاہے عورت کو طلاق (Divorce) دے خواہ وہ اکٹھی طلاقیں دے یا یک وقت دو یا تین طلاقیں یا الگ الگ کر کے دے لیکن احناف کے نزدیک یہ عمل بدعت (Innovation) ہے چنانچہ امام شافعی کے نزدیک تین طلاقیں ایک مجلس میں دینا بھی مباح ہے لیکن احناف کے نزدیک ایسا کرنے والا گنہگار (Sinner) ہوگا۔ البتہ طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(۳) امام شافعی کے نزدیک خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس سے ایک بائن طلاق واقع ہوتی ہے۔

عام کی تعریف: عام میں ہر وہ لفظ شامل ہے جو کسی معلوم و متعین خاص فرد کو ظاہر نہ کرے بلکہ لفظی و معنوی طور پر بہت سے افراد پر مشتمل ہو۔

عام کی دو قسمیں ہیں:

(۱) عام مخصوص عنہ البعض (۲) عام غیر مخصوص عنہ البعض

عام غیر مخصوص عنہ البعض وہ ہے جس میں کسی قسم کی تخصیص نہ پائی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر بہر صورت خاص ہی کی طرح عمل واجب ہوگا۔

مثال: قرآن حکیم میں سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے لِمَا کُلُوْا مِمَّا ذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص دانستہ طور پر ذبح (Slaughtering) کے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو مذبوح کا کھانا حرام (Prohibited) ہے اس کے بالکل متعارض حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص دانستہ طور پر ذبح (Slaughtering) کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو اس کا کھانا جائز ہوگا یا نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھاؤ کیونکہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا نام نقش ہے اب آیت قرآنی اور مذکورہ بالا حدیث نبوی میں تطبیق کی کوئی صورت باقی نہیں رہی کیونکہ اگر دانستہ طور پر اللہ کا نام بوقت ذبح نہ لینے سے وہ شئی حلال ہے تو نادانستہ یا بھول کر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینے سے بدرجہ اولیٰ حلال ہوگی نتیجتاً کتاب اللہ پر عمل باقی نہ رہا لہٰذا احناف کے موقف کے مطابق کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا اور حدیث کو متعارض ہونے کی بناء پر ترک کردیا جائے گا۔

(۲) عام مخصوص عنہ البعض وہ ہے جس میں حکم ابتدائی طور پر تو عام ہو لیکن بعد میں اس میں کچھ تخصیص کردی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ باقی ماندہ حصہ پر عمل واجب ہوگا اگرچہ اس میں خطاء اور غلطی کا امکان باقی ہے۔

مثال: حدیث میں ہے اُقْتُلُوْا الْمُشْرِکِیْنَ وَلَا تَقْتُلُوْا اَھْلَ الذِّمَّۃِ. ترجمہ: مشرکین (Polytheists) کو قتل کرو اور ذمیوں کو قتل نہ کرو اس قول میں مشرکین سے ذمیوں کو مستثنیٰ قرار دینے کی وجہ سبب اور علت پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ نہیں لہٰذا ذمیوں کے علاوہ قیاس سے بوڑھے (Olders)

معذور، نابالغ اور عورتیں بھی اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

سوال نمبر۴: لفظ کی اقسام با اعتبار ظہور دلالت علی المعنی بیان کیجئے اور ان کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔

جواب: لفظ کی با اعتبار ظہور دلالت علی المعنی چار اقسام ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ظاہر ۲۔نص ۳۔مفسر ۴۔محکم

اور انکے مقابلے میں مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱۔خفی ۲۔مشکل ۳۔مجمل ۴۔متشابہ

ظاہر کی تعریف: ظاہر ہر اس کلام کو کہتے ہیں جس سے سننے والے پر محض سنتے ہی اس کا پورا مفہوم واضح ہو جائے اور کسی سوچ بچار (Thinking) سے کام نہ لینا پڑے۔

نص کی تعریف: نص اس مفہوم کو کہتے ہیں جس کے لئے سیاق کلام چلایا گیا ہو ظاہر اور نص دونوں کی مثال قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا. آیت متذکرہ میں بیع کی حلت (Permissible) اور سود کی حرمت (Unlawfull) تو آیت کے سنتے ہی سے معلوم ہو گئی اس بارے میں یہ ظاہر ہے اور ان دونوں ظاہری صورتوں میں بنیادی فرق یعنی بیع کی حلت اور ربا کی حرمت کے لحاظ سے یہ نص ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مَنْ مَّلَکَ ذَارَحِمٍ مُحْرَمٍ مِّنْهُ عُتِقَ عَلَيْهِ . ترجمہ: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار اس پر آزاد ہو گا۔ اس میں نص یہ ہے کہ قریبی رشتہ دار ملکیت میں آنے کے ساتھ ہی آزادی (Freedom) کا مستحق ہو جاتا ہے اور ظاہر مفہوم یہ ہے کہ خریدنے والے کی ملکیت اس پر ثابت ہو جاتی ہے۔

ظاہرونص کا حکم:

ظاہرونص کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں پرعمل واجب ہوگا خواہ وہ دونوں عام ہوں یا خاص۔ اگرچہ اس میں دوسرے ارادے کا احتمال موجود ہو اور اسکی حیثیت اس مجاز کی سی ہوگی جس میں حقیقت کا بھی احتمال ہوتا ہے اسی اصول کی بنا پر جب کسی شخص نے اپنے رشتہ دار کو خریدا اور وہ اس حکم کے مطابق آزاد (Free) ہوگیا تو خریدار اس کو آزاد کرنے والا قرار پائے گا اور آزاد ہونے والے کا حق ولایت اسے حاصل ہوگا۔

ظاہر اور نص میں فرق:

ظاہر اور نص میں فرق ان کے مقابلے پر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ دونوں کا حکم ایک ہے اس لیے ہر ایک کے مراتب کو ظاہر کرنے کے لیے مثال پیش خدمت ہے۔

مثال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا طَلِّقِیْ نَفْسَکِ عورت نے جواب میں کہا اَبَنْتُ نَفْسِیْ تو طلاق رجعی واقع ہوگی کیونکہ عورت کا کلام طلاق دینے میں نص ہے اور بائن ہونا اس کا ایک ظاہری پہلو ہے عمل نص پر کیا جائے گا ظاہر پر نہیں تو ظاہر کے مطابق طلاق بائن ہونی چاہیے لیکن نص کے مطابق طلاق رجعی واقع ہوگی اسی طرح نبی کریم کا وہ ارشاد جو کہ آپ ﷺ نے اہل عرینہ کے لیے فرمایا اِشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا مذکورہ بالا حدیث اس بارے میں نص ہے کہ مذکورہ بالا دونوں چیزوں کا استعمال صحت وشفا کیلیے ایک سبب ہے اور اس کا ظاہری مفہوم گویا کہ بول (Urine) پینے کی اجازت ہے لیکن نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد پاک ہے اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ

ترجمہ: پیشاب (Urine) سے بچو اس لیے کہ عام طور پر عذاب قبر (Graves

(Agony)اس کی وجہ سے ہوتا ہے مذکورہ بالا قول بول سے بچنے اور احتراز کرنے میں نص کا حکم رکھتا ہے لہذا نص کو ظاہر پر ترجیح ہوگی اور نتیجتاً بول کا پینا قطعی جائز نہ ہوگا۔اس سے یہ واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عرینہ کو اس کے پینے کی اجازت محض ان کی بیماری (Sickness) کی بناء پر فرمائی، مطلق اجازت نہیں دی۔

مفسّر کی تعریف: مفسّر وہ کلام ہے کہ جس کا ظاہری مفہوم بیان سے واضح ہو اور اس کی تشریح خود متکلم کی جانب سے اتنی وضاحت کے ساتھ ہو جائے کہ اس میں تاویل اور تخصیص کا کوئی احتمال باقی نہ رہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پاک ہے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ : ترجمہ: تو سب کے سب فرشتوں نے ایک ساتھ سجدہ (Prostration) کیا۔اس آیت مبارکہ میں ملائکہ کا اسم عمومیت کو ظاہر کر رہا ہے البتہ اس بات کا احتمال باقی ہے کہ شائد کوئی مستثنیٰ ہو لیکن تخصیص اور استثناء کا یہ شائبہ بھی اس آیت میں وارد لفظ كُلُّهُمْ سے ختم ہو جاتا ہے پھر اس چیز کا احتمال باقی رہا کہ ممکن ہے فرشتوں نے الگ الگ سجدہ کیا ہو لیکن احتمال اور تاویل کا یہ شائبہ اس آیت کے لفظ اَجْمَعُوْنَ سے ختم ہو جاتا ہے گویا كُلُّهُمْ اور اَجْمَعُوْنَ کے وہ الفاظ جو متکلم نے سجدے کے مفہوم کو واضح کرنے کیلئے بیان کیے انہوں نے تاویل اور احتمال کے تمام راستے مسدود (Clossed) کر دیے۔ فقہی مسائل (Problems) میں اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ فلاں شخص کے ایک ہزار میرے ذمہ ہیں تو اس کا ایک ہزار ذمہ لینے کا اقرار ظاہر ہے اور اسی شہر کے مروج سکے کے مطابق اسے ادا (Pay) کرنا نص ہے لیکن جب وہ یہ کہہ دے کہ فلاں سکے کے مطابق مثلاً پاکستانی، افغانی، یا

ہندوستانی، تو یہ مفسر ہے اور اسی طرح کے سکے کے مطابق ادائیگی (Payment) لازم ہوگی جس کی وضاحت کردی ہے۔

محکم کی تعریف: محکم اسے کہتے ہیں جو مفسر سے بھی زیادہ قوی (Strong) اور یقینی ہو حتیٰ کہ اس کی خلاف ورزی قطعاً ممکن نہ ہو۔ قرآن مجید میں اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ.

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے علم کا انکار قطعی ممکن نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا. ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں فرماتا یعنی اللہ جل شانہٗ کی ذات گرامی سے ظلم کا ارادہ ممکن ہی نہیں۔

مسائل فقہیہ میں اس کی مثال جو مفسر کے بیان میں ذکر کی جاچکی ہے محکم کے طور پر بھی پیش کی جاسکتی ہے کہ کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص کے ایک ہزار میرے ذمہ ہیں جو اس غلام (Slave) کی قیمت ہے چنانچہ اس کے یہ الفاظ غلام کے بدلے، ایک ہزار لازم ہونے میں محکم ہیں۔

مفسر اور محکم میں فرق:

مفسر بھی محکم ہوسکتا ہے مثال مذکورہ میں مفسر یہ ہے کہ غلام کے بدلے میں اس پر ہزار واجب اور محکم یہ ہے کہ غلام (Slave) کے بدلے ایک ہزار اس کے ذمہ ہونے کا اسے اقرار ہے جس سے وہ انحراف نہیں کرسکتا۔

مفسر اور محکم کا حکم:

مفسر و محکم کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں پر عمل قطعی طور پر واجب (Inevitable)